کنز المدارس بورڈ کے نصاب میں شامل

درجہ عالمیہ اول (سابعہ) ششماہی ثانی

تلخیصِ ہدایہ شریف

کتاب القاضی تا کتاب الرہن

بفیضانِ نظر :-

استاذ العلماء سید خادم حسین شاہ صاحب

کاوش : نیاز رضا عطاری

جامعۃ المدینہ فیضانِ احمد رضا (نارتھ کراچی)

01

سوال :- ادب کا معنی اور قاضی کی تعریف بیان کریں؟
جواب :- ادب کا معنی :- عمدہ فضائل
قاضی :- جو لوگوں کے درمیاں انکے امور میں شرعی تقاضے کے مطابق فیصلہ کرے

سوال :- عہدہ قضاء کی کتنی شرائط ہیں نیز کیا قاضی کا اہل اجتہاد ہونا ضروری ہے ۔؟
جواب :- عہدہ قضاء کی 2 شرائط ہیں۔
(1) شرائط شہادت ہوں
(2) جو قاضی بنے وہ اہل اجتہاد سے ہو۔
صحیح و درست بات یہ ہے کہ اجتہاد کی شرط اولیت کی شرائط میں سے ہے ۔

سوال ؛- فاسق عہدہ قضاء کا اہل ہے یا نہیں ۔ ؟ مع اختلاف ذکر دیں ۔؟
جواب :- امام شافعی کے نزدیک فاسق عہدہ قضاء کا اہل نہیں ہو سکتا جس طرح یہ قبول شہادت کا اہل نہیں ہے ۔ امام اعظم کے نزدیک فاسق عہدہ قضاء کا اہل ہے حتی کہ اگر فاسق کو قاضی بنا دیا گیا تو اسکی پیروی کرنا درست ہے ۔

سوال ؛- قاضی کے لئے قرآن و احادیث کا علم ہونا کیوں ضروری ہے ؟
جواب :- قاضی کے لئے قرآن و احادیث کا علم ہونا اس لئے ضروری ہے تاکہ قاضی منصوص علیہ مسئلے پر قیاس نہ کرے۔
نوٹ : عہدہ قضاء کا حکم فرض کفایہ ہے۔

سوال : عہدہ قضاء میں داخلہ کس کے لئے مکروہ تحریمی ہے۔؟
جواب :- عہدہ قضاء میں داخلہ اس کے لئے مکروہ تحریمی ہے جو عہدہ قضاء کے فرائض کی ادائیگی سے عاجز ہو اور وہ جو اپنے آپ پر ظلم سے محفوظ نہ ہو۔

سوال :- عہدہ قضاء کو طلب کرنا اور اسکا سوال کرنا کیا ؟
جواب :- عہدہ قضاء کو طلب کرنا اور اسکا سوال کرنا درست نہیں کیونکہ حدیث پاک میں ہے جس نے عہدہ قضاء کو طلب کیا اسے اسکے نفس کے سپرد کر دیا جائے گا۔

سوال : قاضی کے لئے آداب مجلس ذکر کریں ؟
جواب :- قاضی مجلسِ قضاء میں یہ کام نہ کرے۔ (1) سرگوشی (2) آنکھ وغیرہ سے اشارہ (3) حجۃ کی تلقین (4) ہنسنا (5) مزاق و مسخری کرنا۔

سوال :- کیا قاضی قضاء کے لئے مسجد میں بیٹھ سکتا ہے ؟
جواب :- امام شافعی کے نزدیک قاضی کا قضاکے لئے مسجد میں بیٹھنا مکروہ ہے ۔
دلیل :- قاضی کی مجلس میں مشرک بھی حاضر ہوں گے اور مشرک نص قرآنی سے نجس ہیں اسی طرح حائضہ بھی مسجد داخل نہیں ہو سکتی۔
امام اعظم کے نزدیک قاضی کا قضاکے لئے مسجد میں بیٹھنا جائز ہے ۔
دلیل :- حدیث پاک میں ہے : مساجد اللہ کے ذکر اور فیصلے کے لئے بنائی گئی ہیں ۔

سوال :- قاضی کن لوگوں سے ہدیہ قبول کرسکتا ہے ۔؟
جواب :- قاضی ان دو حضرات سے ہدیہ قبول کر سکتا ہے ۔
(1) ذی رحم محرم سے
(2) اور قاضی بننے سے پہلے جو تحفے دیتا ہو اس سے ۔

سوال :- قاضی کن اشخاص کو دین کے بدلے میں قید کر سکتا ہے اور کن کو نہیں ؟
جواب :- قاضی شوہر کو نفقہ نہ دینے کے سبب قید کر سکتا ہے البتہ والد کو اولاد کے دین کے متعلق قید نہیں کر سکتا ۔

سوال :- کتاب القاضی الی القاضی کن چیزوں میں مقبول ہے اور کن میں نہیں ؟
جواب :- حقوق میں مقبول ہے اور اعیان منقولہ میں مقبول نہیں ، اسی طرح حدود میں اور قصاص میں مقبول نہیں ۔

04

سوال :- کتاب القاضی الی القاضی کے جواز پر دلیل پیش کریں ۔؟
جواب :- کتاب القاضی الی القاضی کا جواز حاجت وضرورت کی وجہ سے ہے ۔

سوال :- کتاب القاضی الی القاضی کو قبول کرنے کی شرائط بیان کریں .؟
جواب :- کتاب القاضی الی القاضی کو قبول کرنے کی 2 شرائط ہیں ۔
(1) دو مردوں کی گواہی
(2) یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی ۔

سوال :- کیا گواہوں کو خط میں لکھی ہوئی باتوں کا علم ہونا ضرری ہے۔؟
جواب :- گواہوں کو خط میں لکھی ہوئی باتوں کا علم ہونا امام ابو یوسف کے نزدیک شرط نہیں ہے۔ طرفین کے نزدیک شرط ہے تاکہ تبدیلی کا وہم ہی نہ رہے ۔

سوال :- حدود اور قصاص میں عورت کی قضا معتبر ہے یا نہیں ؟
جواب :- حدود اور قصاص میں عورت کی قضا معتبر نہیں۔

سوال :- اگر مختلف فیہ مسئلے میں قاضی نے اپنے مذہب کے خلاف فتوی دیا تو کیا حکم ہے ؟
جواب :- اگر بھول کر دیا تو امام اعظم کے نزدیک نافذ ہوگا ۔
اور اگر جان بوجھ کر دیا تو اس میں دو روایتیں ہیں ۔ جبکہ صاحبین کے نزدیک دونوں صورتوں میں فتوی نافذ نہیں ہوگا ۔ (علیہ الفتوی)

سوال :- غائب شخص پر فیصلہ کرنا کیسا۔؟
جواب :- عند الشوافع : غائب شخص پر حجت کے پائے جانے کے وقت فیصلہ کرنا جائز ہے۔
عند الاحناف ؛- غائب شخص پر فیصلہ کرنا جائز نہیں اگرچہ حجت پائی جائے کیونکہ عمل بالشھادۃ منازع کو ختم کرنے کے لئے ہے اور انکار کے بغیر کوئی منازعہ نہیں ہے۔

سوال :- کوئی نصرانی مرجائے اور اسکی عورت آکر کہے میں اسکی موت کے بعد اسلام لائی ہوں اور ورثاء کہتے ہیں تو موت سے پہلے اسلام لے آئی تھی تو کس کا قول معتبر ہوگا ؟
جواب :- امام زفر کے نزدیک عورت کا قول معتبر ہوگا کیونکہ اسلام ایک امر حادث ہے لہٰذا اسے وقت قریب کی طرف منسوب کریں گے۔ احناف کے نزدیک وارثین کا قول معتبر ہوگا استصحاب حال کو حاکم بناتے ہوئے۔

سوال : غرماء اور وارثین میں میراث تقسیم کرتے وقت ان سے کفیل لیا جائے گا یا نہیں۔؟
جواب :- امام اعظم کے نزدیک غرماء اور وارثین میں میراث تقسیم کرتے وقت ان سے کفیل نہیں لیا جائے گا اور یہ لینا ظلم ہے۔
صاحبین کے نزدیک :- غرماء اور وارثین میں میراث تقسیم کرتے وقت ان سے کفیل لیا جائے گا کیونکہ ممکن ہے بعد میں غائب وارث یا غائب قرض خواہ مطالبہ کرے لہٰذا احتیاطا کفیل لیا جائے گا۔
دلیل امام اعظم :- حاضرین کا حق قطعی طور پر ثابت ہے۔ لہٰذا انکے حق کو حق وہمی یعنی احتمال کی وجہ سے مؤخر نہیں کریں گے۔

سوال :- اگر کسی نے کہا مالی فی المساکین صدقۃ یا ما املکہ صدقۃ تو کیا حکم ہوگا نیز جملوں میں فرق بھی واضح کریں ۔؟

جواب :- مالی فی المساکین صدقہ زکوۃ والے مال پر ہوگا ۔

ما املكه في المساكين صدقہ اس میں دو قول ہیں ۔ (1) یہ لفظ مال سے عام ہے لہٰذا تمام مال کو شامل ہوگا لیکن درست یہ ہے کہ یہ دونوں جملے برابر ہیں۔

سوال : مالی في المساكين صدقة اس قول میں عشری زمین یا خراجی زمین داخل ہوگی یا نہیں ہوگی ؟

جواب ؛- خراجی زمین بالاجماع داخل نہیں ہوگی جبکہ عشری میں اختلاف ہے ، امام ابو یوسف کے نزدیک داخل ہوگی جبکہ امام محمد کے نزدیک داخل نہیں ہوگی ۔

كتاب الوكالة

سوال :- کونسے عقد میں غیر کو ولی بنانا جائز ہے ؟

جواب :- ہر وہ عقد جسے بندہ بذات خود کر سکتا ہے تو اس عقد میں غیر کو وکیل بنانا اسکے لئے جائز ہے ۔

سوال :- وکالت بالشراء کے جواز پر دلیل تحریر کریں۔؟
جواب ؛- حدیث پاک میں ہے : نبی پاک علیہ السلام نے حکیم بن حزام کو قربانی کے جانور خریدنے کا وکیل بنایا ۔

سوال ؛- وکالت کے جواز پر دلیل تحریر کریں ۔ ؟
جواب :- ہر انسان بذات خود معاملات کو انجام نہیں دے سکتا لہٰذا وہ بعض احوال میں غیر کو وکیل بنانے کی طرف محتاج رہتا ہے لہٰذا حاجت کے پیش نظر وکالت کو جائز قرار دیا ہے۔

سوال :- وکالت بالخصومۃ خصم کی رضا مندی کے بغیر جائز ہے یا نہیں ؟
جواب : وکالت بالخصومۃ امام اعظم کے نزدیک خصم کی رضا مندی کے بغیر جائز نہیں ہے سوائے دو صورتوں کے (1) مؤکل مریض ہو (2) مؤکل تین دن کی مسافت پر غائب ہو ۔
صاحبین کے نزدیک وکالت بالخصومۃ خصم کی رضا مندی کے بغیر جائز ہے اور یہی امام شافعی علیہ الرحمہ کا قول ہے ۔

سوال :- والعقد الذی یعقدہ الوکلاء اس عبارت میں بیان کردہ اقسام ذکر کریں ۔؟
جواب :- وہ عقد جسے وکلاء انجام دیتے ہیں وہ دو طرح کے ہیں (1) ہر وہ عقد جسے وکیل اپنی ذات کی طرف منسوب کرے ۔ جیسے بیع ، اجارہ ، وغیرہ
(2) ہر وہ عقد جسے وکیل مؤکل کی طرف منسوب کرے۔ جیسے ۔نکاح ،خلع ۔وغیرہ

08

سوال :- وکالت بالشراء میں کن کن چیزوں کو بیان کرنا ضروری ہے-؟
جواب :- وکالت بالشراء میں ان چیزوں کا بیان کرنا ضروری ہے ۔
(1) جنس وصفت (2) جنس و انتہائی قیمت ۔
البتہ اگر وکالت عامہ ہو تو ان چیزوں کا بیان کرنا ضروری نہیں ۔

سوال :- عقد صرف اور عقد سلیم میں وکیل بنانے کاحکم بیان کریں ؟
جواب :- عقد صرف اور عقد سلیم میں وکیل بنانا جائز ہے کیونکہ یہ ایسے عقد ہیں جنہیں بندہ خود انجام دے سکتا ہے لہٰذا غیر کو وکیل بنانا بھی جائز ہوا ۔

سوال :- وکیل بالشراء نے مبیع میں عیب دیکھا تو کیا حکم ہے ؟
جواب :- وکیل بالشراء نے مبیع میں عیب پایا تو جب تک مبیع اسکے قبضے میں ہے اسے لوٹا سکتے ہیں۔

سوال :-فان فارق الوکیل صاحبه قبل القبض مذکورہ مسئلے کا حکم بیان کریں ؟
جواب :- وکیل جسکے ساتھ عقد کر رہا تھا اس سے قبضے سے پہلے جدا ہو گیا تو عقد باطل ہو جائے گا اور اگر مؤکل جدا ہو تو اسکا کچھ اعتبار نہیں۔

سوال :- اگر مبیع وکیل کے قبضے میں ثمن وصول کرنے سے پہلے ہلاک ہوئی تو کیا حکم ہے ؟
جواب :- اگر مبیع وکیل کے قبضے میں ہلاک ہوئی تو یہ مؤکل کے مال سے ہلاک ہوتی ہے اور ثمن ساقط نہ ہوگا ۔

سوال :- اگر وکیل نے مبیع کو روکے رکھا پھر وہ وکیل کے پاس
ہلاک ہوگئی تو وہ کس ضمان میں ہلاک ہوئی ۔؟
جواب :- اگر وکیل نے مبیع کو روکے رکھا پھر وہ وکیل کے پاس ہلاک ہوگئی تو امام اعظم اور امام محمد کے نزدیک : وکیل بیع والا ضمان دے گا ۔
امام ابو یوسف کے نزدیک : رہن والا ضمان دے گا ۔
امام زفر کے نزدیک : غصب والا ضمان دے گا ۔

سوال :- اگر مؤکل نے وکیل کو شراء معین کا وکیل کیا تو اس کے لیئے غیر معین شیئ کو خریدنا کیسا ۔؟
جواب :- وکیل کا غیر معین اشیاء کو خریدنا درست نہیں ۔

سوال :- اگر وکیل نے غیر معین غلام خریدا تو کس کی ملک ہوگا نیز غلام کسی صورت میں بالاجماع مؤکل کی ملک ہوگا ؟
جواب :- اگر وکیل نے غیر معین غلام خریدا تو یہ وکیل کی ملک ہوگا مگر یہ کہ وہ شراء سے مؤکل کی نیت کرے ۔ صاحب ہدایہ فرماتے ہیں : اگر وکیل نے عقد کو مؤکل کے دراھم کی طرف منسوب کیا تو بالاجماع غلام مؤکل کا ہوگا۔

سوال :- وکالت کے باب میں دراھم و دنانیر معین ہوتے ہیں یا نہیں۔؟
جواب :- صاحبین کے نزدیک :- وکالت کے باب میں دراہم ودینار معین کرنے سے معین نہیں ہوتے ہیں ۔
امام اعظم کے نزدیک وکالت میں دراھم و دنانیر معین کرنے سے معین ہوجاتے ہیں ۔

سوال :- وکیل بالبیع والشراء کن لوگوں سے عقد نہیں کر سکتا
مع اختلاف بیان کریں۔؟
جواب :- وکیل بالبیع والشراء ان لوگوں سے عقد نھیں کر سکتا۔ (1) باپ (2) دادا (3) اور جسکی شہادت اسکے حق میں قبول نہیں یہ امام اعظم کے نزدیک ہے۔
صاحبین کے نزدیک باپ دادا اور جس کی شہادت اسکے حق میں مقبول نہیں ان سب سے وکیل بالبیع والشراء کا عقد کرنا قیمت مثل کے ساتھ جائز ہے۔

سوال ؛- وکیل بالبیع کا کن چیزوں کے بدلے بیع کرنا جائز ہے۔ مع اختلاف بیان کریں ؟
جواب :- امام اعظم کے نزدیک وکیل بالبیع کا قلیل وکثیر اور سامان کے عوض بیع کرنا جائز ہے صاحبین کے نزدیک وکیل بالبیع کے لئے صرف درہم و دینار اور جس میں لوگوں کا چلنا دھلن ہو اس میں بیع کرنا جائز ہے اسکے علاوہ میں جائز نھیں۔

سوال :- غبن فاحش کے ساتھ بیع کرنا بیع کامل ہے یا ناقص۔؟
جواب :- صاحبین کے نزدیک :- غبن فاحش کے ساتھ بیع کرنا من وجہ بیع ہے اور من وجہ ہبہ ہے لہذا یہ بیع ناقص ہوئی۔
امام اعظم کے نزدیک :- غبن فاحش کے ساتھ ہونے والی بیع " بیع کامل " ہے۔

سوال :- وکیل بالشراء کتنی مقدار میں غبن ہو تو بیع کر سکتا ہے اور کتنی مقدار میں نہیں کر سکتا ہے ؟
جواب :- وکیل بالشراء کے لئے قیمت مثل اور جتنی مقدار لوگوں میں غبن رائج ہو اسکے ساتھ بیع کرنا جائز ہے اور غبن فاحش کے ساتھ بیع کرنا جائز نہیں۔

سوال :- غبن فاحش کی تعریف اور ایک مثال پیش کریں۔؟
جواب : ایسی کمی و زیادتی جو لوگوں کے درمیان رائج نہ ہو مثال :- 10 دس والی چیز 20 میں لینا۔

سوال :- اگر مؤکل نے وکیل کو اپنے غلام کی بیع کا وکیل کیا اور اس نے نصف غلام بیچ دیا تو کیا حکم ہے۔؟
جواب :- امام اعظم کے نزدیک نصف غلام کی بیع درست ہے لفظ کے مطلق ہونے کی وجہ سے۔
صاحبین کے نزدیک نصف غلام کو بیچنا جائز نھیں
کیونکہ یہ عرف کے خلاف ہے۔

سوال :- وکیل بالخصوۃ وکیل بالقبض ہے یا نہیں مع اختلاف لکھیں ؟
جواب :- عند زفر :- وکیل بالخصوۃ وکیل بالقبض نہیں ہے۔
عند الاحناف :- وکیل بالخصومت وکیل بالقبض ہے۔
دلیل احناف :- جو بندہ جس شیء کا مالک ہوتا ہے وہ اسکے اتمام کے ساتھ اسکا مالک ہوتا ہے اور خصومت کی اتمام و انتہاء قبضے کے ساتھ ہے لہٰذا وکیل بالخصومت وکیل بالقبض ہوگا۔

سوال :- وکیل بقبض الدین وکیل بالخصومت ہوتا ہے یا نہیں ؟
جواب :- صاحبین کے نزدیک : وکیل بقبض الدین وکیل بالخصومت نہیں ہوتا ہے۔
امام اعظم کے نزدیک : وکیل بقبض الدین وکیل بالخصومت ہوتا ہے۔
نوٹ : حسن بن زیاد کی ایک روایت امام اعظم سے صاحبین کے ساتھ ہے۔

سوال :- وکیل بقبض العین وکیل بالخصومت ہوتا ہے یا نہیں ؟
جواب : وکیل بقبض العین وکیل بالخصومت نہیں ہوتا یہ بالاتفاق ہے ۔

سوال :- وکیل بقبض العین وکیل بالخصومہ کیوں نہیں ہوتا ہے ۔؟
جواب :- وکیل بقبض العین وکیل بالخصومہ اس لئے نہیں ہوتا کہ وہ محض امین اور قاصد ہے ۔

سوال :- وکیل بالخصومت کا اپنے موکل پر اقرار کرنا کیسا مع اختلاف بیان کریں۔؟
جواب :- طرفین کے نزدیک :- وکیل بالخصومت کا اپنے موکل پر قاضی کی بارگاہ میں اقرار کرنا جائز ہے، اور قاضی کی مجلس کے علاوہ میں جائز نہیں
امام ابو یوسف کے نزدیک :- خواہ قاضی کی مجلس میں ہو یا اس کے علاوہ میں اقرار کرنا جائز نہیں
امام زفر و شافعی کے نزدیک :- دونوں صورتوں میں جائز نہیں ۔

سوال :- وکالت بالعیب کی صورت میں اگر بائع مشتری کی رضا مندی کا دعوی کرے تو کیا حکم ہوگا مع اختلاف لکھیں ؟ جواب :- امام اعظم کے نزدیک :- وکالت بالعیب کی صورت میں اگر بائع مشتری کی رضا مندی کا دعوی کرے تو لوٹانے کا حکم نہیں دیا جائے گا ۔

سوال :- کس صورت میں مؤکل وکیل کو وکالت سے معزول نہیں کر سکتا ۔؟
جواب :- مؤکل وکیل کو اس صورت میں جب وکالت کے اسکے ساتھ غیر کا حق متعلق ہوتا ہو معزول نہیں کرسکتا ۔

سوال :- کن باتوں کی وجہ سے وکالت باطل ہو جاتی ہے ۔؟
جواب :- جن باتوں سے وکالت باطل ہوتی ہے وہ یہ ہیں (1) مؤکل کا مرجانا (2) مؤکل دائمی مجنون ہو جائے (3) مؤکل مرتد ہو کر دار الحرب چلا جائے ۔

سوال :- وکیل مرتد ہو کر دار الحرب چلا جائے تو کیا وکالت باطل ہوگی یا نہیں ؟

جواب :- امام محمد :- اگر وکیل مرتد ہو کر دوبارہ مسلمان ہوگیا تو وکالت باقی رہے گی ۔
دلیل :- مانع کے ختم ہونے کی وجہ سے
امام ابو یوسف :- وکیل مرتد ہو کر دار الحرب چلا جائے تو وکالت باطل ہوگئ۔
دلیل :- مرتد ہونے سے تصرف کی ولایت ساقط ہوگئ اور قاعدہ ہے کہ

الساقط لآ یعود۔

سوال -: موکل اگر بذات خود تصرف کرے تو وکالت کا کیا حکم ہے ؟
جواب :- مؤکل اگر بذات خود تصرف کرے تو وکالت باطل ہوگی ۔

کتاب المضاربت

سوال :- مضاربت کا اصطلاحی معنی اور مشروع ہونے کی وجہ بیان کریں ۔؟
جواب :- تعریف : یہ تجارت میں ایک قسم کی شرکت ہے کہ ایک جانب سے مال ہو اور ایک جانب سے کام ،
فائدہ ۔۔ مال دینے والے کو رب المال اور کام کرنے والے کو مضارب اور مالک نے جو دیا اُسے راس المال کہتے ہیں ۔
مشروع ہونے کی وجہ :- بعض مال والوں کو کام کرنے کا سلیقہ نہیں ہوتا تجارت کے اُصول سے ناواقف ہوتے ہیں اور بعض غریب کام کرنا جانتے ہیں مگر ان کے پاس پیسے نہیں لہٰذا تجارت کیسے کریں اس عقد کی مشروعیت میں یہ مصلحت ہے کہ امیر وغریب دونوں کو فائدہ پہنچے ، مال والے کو پیسے دیکر اور غریب آدمی کو اُس کے پیسے سے کام کرکے۔

سوال :- بیع مضاربت کی شرائط لکھیں ۔؟
جواب :- بیع مضاربت کی شرائط یہ ہیں
(1) راس المال از قبیل ثمن ہو (2) راس المال معلوم ہو۔
(3) مضارب کا مکمل قبضہ ہو (4) نفع دونوں کے مابین عام ہو (5) راس المال عین ہو (6) ہر ایک کا حصہ معلوم ہو۔

سوال :- مضاربت میں میں نفع معین کی شرط لگانا کیسا ؟
جواب :- مضاربت میں نفع معین کی شرط لانا درست نھیں بلکہ نفع کا عام ہونا شرط ہے ۔

سوال :- مضاربت فاسد ہو تو مضارب کس اجرت کا مستحق ہوگا ؟
جواب :- مضاربت فاسد ہو تو مضارب کو اجرت مثل ملے گی ۔

سوال :- مضاربت مطلقہ میں مضارب کیا کیا کام انجام دے سکتا ہے؟
جواب :- یہ کام انجام دے سکتا ہے (1) بیع کرنا (2) شراء کرنا (3) سفر کرنا (4) مال تجارت پر دینا (5) ودیعت پر دینا ۔

سوال :- مضارب کسی صورت میں غیر کو مال مضاربت پر دے سکتا ہے ۔؟
جواب :- مضارب دو صورتوں میں غیر کو مال مضاربت پر دے سکتا ہے ۔
(1) رب المال صراحت سے اجازت دے (2) یا دلالت سے اجازت ہو ۔

سوال :- کیا مضارب رب المال کے قریبی حضرات کو خرید سکتا ہے ۔؟
جواب :- مضارب کے لیئے رب المال کے قریبی حضرات کو خریدنا جائز نہیں کیونکہ عقد مضاربت نفع کو حاصل کرنے کے لیے مشروع کیا گیا ہے اور ان کے خریدنے میں کوئی نفع نہیں ۔
اگر خرید لیا تو مضارب مال کا ضامن ہوگا ۔

سوال :- اگر مضارب نے رب المال کی اجازت کے بغیر مال کو مضاربت پر دیا تو وہ کس صورت میں ضامن ہوگا ـ؟

جواب :- امام اعظم کے نزدیک : نفع کے آنے بعد مضارب اول ضامن ہوگا ـ
صاحبین کے نزدیک : مضارب ثانی کے عمل کرنے سے مضارب اول ضامن ہوگا خواہ نفع ہو یا نہ ہو۔
امام زفر کے نزدیک : مضارب اول محض دینے سے ضامن ہوگا ـ

سوال :- رب المال یا مضارب اگر مرتد ہو جائے تو مضاربت کا کیا حکم ہوگا ـ؟

جواب :- رب المال مرتد ہو کر دارالحرب چلا جائے تو مضاربت باطل ہوگی اور اگر مضارب مرتد ہو جائے تو مضاربت باقی رہے گی ـ

سوال :- کیا مضارب نقد و ادھار کے ساتھ خرید و فروخت کر سکتا ہے ؟

جواب :- جی ہاں ! مضارب نقد و ادھار کے ساتھ خرید و فروخت کر سکتا ہے ـ کیونکہ مضارب ہر وہ کام کر سکتا ہے جو کام تاجروں کی عادت میں سے ہے ـ

سوال : مضارب جس فعل کو انجام دیتا ہے اسکی کتنی اقسام ہیں ؟

جواب :- مضارب جس فعل کو انجام دیتا ہے اسکی تین اقسام ہیں ـ
(1) پہلی قسم مضارب جس کا مطلقا مضاربت سے مالک ہوتا ہے۔
(2) دوسری قسم جسکا مطلق مضاربت سے مالک نہیں ہوتا بلکہ اعمل برایک والے قول سے مالک ہوتا ہے۔
(3) تیسری قسم نہ مطلق مضاربت سے اور نہ " اعمل ' والے قول سے بلکہ رب المال کی وضاحت سے مالک ہوگا ـ

17

سوال :- رب المال یا مضارب فوت ہو جائے تو مضاربت کا کیا حکم ہے؟
جواب :- رب المال یا مضارب فوت ہو جائے تو مضاربت باطل ہوگئی۔

سوال :- اگر مضارب نے رب المال کو مال بطور تجارت پر دیا تو مضاربت فاسد ہوگی یا نہیں ؟
جواب :- امام زفر کے نزدیک : مضاربت فاسد ہوگی
دلیل : رب المال کا اپنے مال میں تصرف کرنا پایا گیا ہے ۔
احناف کے نزدیک : مضاربت فاسد نہیں ہوگی ۔
دلیل : ابتدائے عقد کے وقت تخلیہ تام ہو چکا ہے اور تصرف مضارب کا حق ہے لہٰذا رب المال کا مضارب کی جانب سے سامان بیچنے کا وکیل بننا درست ہے ۔

سوال :- مضاربت میں نفقہ مال مضاربت سے ہوگا یا نہیں ۔؟
جواب :- جو خرچے عرف میں کیے جاتے ہیں مضارب کو مال مضاربت سے ان سب خرچوں کو کرنے کی اجازت ہوگی ۔
(1) رات اپنے گھر والوں کے ساتھ نھیں گزارتا
(2) کپڑے دھونا (3) کوئی اجیر جو اسکی خدمت کرے (4) اس جانور کا چارا جس پر یہ سوار ہوتا ہے۔

سوال : دوائی مال مضاربت میں شامل ہوگی یا نہیں ۔؟
جواب :- امام اعظم کے نزدیک : دوائی مال مضاربت سے ہوگی ۔ دلیل :- دوائی سے بدن ٹھیک ہوگا اور بدن ٹھیک ہوگا جبھی تو مضاربت کر سکے گا ۔
ظاہر الروایۃ :- دوائی مال مضاربت سے نہیں ہوگی ۔
دلیل :- دوائی کی طرف حاجت معلومۃ الوقوع نہیں ہے ، بلکہ کسی امر عارض کی وجہ سے ہے ۔

سوال :- مضارب اور رب المال کے درمیان راس المال کی مقدار میں اختلاف ہو تو کس کا قول معتبر ہوگا ؟
جواب :- امام زفر کے نزدیک :- رب المال کا قول معتبر ہوگا
دلیل :- مضارب نفع میں شرکت کا دعوی کر رہا ہے اور رب المال منکر ہے لھذا منکر قول مع یمین معتبر ہوگا ۔
احناف کے نزدیک ؛- مضارب کا قول معتبر ہوگا ۔
دلیل :- اس مسئلے میں حقیقت میں اختلاف مقبوض کی مقدار میں ہے اور اس طرح کے مسئلے میں قابض کا قول معتبر ہوتا ہے ۔

کتاب الاجارات

سوال : اجارہ کا لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کریں ۔؟
جواب :- لغوی معنی : بیع المنافع
اصطلاحی معنی :- مال کے بدلے اپنے منافع کا مالک بنادینا ۔

سوال :- قیاس کے مطابق عقد اجارہ کیوں غیر مشروع ہے ۔؟
جواب :- منفعت یعنی معقود علیہ کے معدوم ہونے کی وجہ سے۔

سوال :- اجارے کے درست ہونے کی شرائط بیان کریں ؟
جواب :- اجارے کے درست ہونے کی شرائط
(1) منافع معلوم ہوں (2) اجرت معلوم ہو ۔

سوال :- اجارے میں کونسی چیز اجرت بن سکتی ہے ۔؟
جواب :- جو چیز بیع میں ثمن بن سکتی ہے وہ اجارے میں اجرت بھی بن سکتی ہے اسی طرح جو ثمن نہیں بن سکتی وہ بھی اجرت بن سکتی ہے ۔

سوال :- اجیر کے لئے عقد اجارہ میں اجرت کا وجوب کب ہوتا ہے ؟
جواب :- احناف کے نزدیک :- اجیر محض عقدہ اجارہ سے اجرت کا مستحق نہیں ہوتا بلکہ تین باتوں میں سے کسی ایک کے پائے جانے سے اجرت کا مستحق ہوتا ہے ۔
(1) موجر پیشگی لینے کی شرط لگادے (2) شرط کے بغیر مستاجر پیشگی دے دے (1) مستاجر مکمل نفع حاصل کرے ۔
امام شافعی کے نزدیک :- اجیر محض عقد اجارہ سے ہی اجرت کا مستحق ہو جاتا ہے

کتاب الشفعہ

سوال :- شفعہ کا لغوی و اصطلاحی معنی تحریر کریں نیز وجہ تسمیہ بھی بیان کریں ؟
جواب :- شفعہ شفع سے مشتق ہے ۔اس کا لغوی معنی " ملانا " کیونکہ اس میں خریدی گئی چیز کو شفیع کی جائیداد سے ملانا ہوتا ہے اس لئے اسے شفعہ کہا جاتا ہے ۔
معنی اصطلاحی :- غیر منقول جائداد کو کسی شخص نے جتنے میں خریدا اُتنے ہی میں اُس جائداد کے مالک ہونے کا حق جو دوسرے شخص کو حاصل ہو جاتا ہے اس کو شفعہ کہتے ہیں ۔

سوال :- شفعہ کے مستحق کون کون ہیں ۔؟
جواب :- شفعہ تین افراد کے لیئے ثابت ہوتا ہے ۔۔
(1) شریک فی عین المبیع (2) شریک فی حق المبیع (3) جار ۔
سب سے پہلے عینِ مبیع میں شریک کو پھر حق مبیع میں شریک کو پھر جار یعنی پڑوسی کو ۔

سوال :- جار یعنی پڑوسی کے لیے شفعہ ہوگا یا نہیں اختلاف آئمہ بالدلائل لکھیں ۔؟
جواب :- احناف کا موقف یہ ہے کہ جار کیلیئے شفعہ ہوگا ۔ جبکہ ائمہ شوافع کا موقف ہے کہ جار کیلیئے شفعہ ثابت نہیں ہوگا ۔
دلائل شوافع :-
(1) حضور علیہ الصلاۃ و السلام نے ارشاد فرمایا کہ شفعہ مالم یقسم میں ہوتا ہے تو جب حدود واقع ہوگئیں اور راستے جدا گانہ ہوگئے تو اب اس میں شفعہ نہیں ہوگا کیونکہ اب وہ اس میں تقسیم شدہ ہو گیا اور شفعہ ما لم یقسم میں ہے لہٰذا اب اس میں شفعہ نہیں ہوگا اور پڑوسی ورود شرع کے معنی میں نہیں ہے ۔
(2) شفعہ خلاف قیاس ہے اس وجہ سے کہ اس میں غیر کے مال کا بغیر اس کی رضا مندی کے مالک ہونا ہوتا ہے اور قیاس اس بات کو صحیح نہیں سمجھتا ہے قیاس کا تقاضہ تو یہ ہے شفعہ کسی کیلیئے بھی ثابت نہ ہو مگر بٹوارے کی پریشانی کے پیشِ نظر شریک فی عین البیع کیلیئے شفعہ کو ثابت مانا گیا ہے ۔

دلائل احناف :-

حدیثِ پاک میں ہے :- حضور علیہ الصلاۃ و السلام کا فرمان ہے ۔ پڑوسی کو شفعہ کرنے کا حق ہے ۔

نیز یہ کہ پڑوسی کی ملک مشتری کی ملکیت کے ساتھ تابیدی و قراری کے ذریعے متصل ہے لہٰذا معاوضہ باالمال موجود ہوتو حقِ شفعہ ملے گا ۔

سوال :- جار ملاصق سے کیا مراد ہے ۔؟

جواب :- جار ملاصق سے مراد وہ پڑوسی ہے کہ جو شفعہ والے گھر کی پشت پر رہائش پذیر ہو ۔

سوال :- استحقاق شفعہ کیلیئے کیا طریق و شرب کا خاص ہونا ضروری ہے نیز طریق و شرب خاص کی تعریف تحریر کریں ؟

جواب :- استحقاق شفعہ کیلیے طریق و شرب خاص میں شرکتہ ضروری ہے ۔

طریق خاص :- وہ راستہ کھلا ہوا نہ ہو ۔

شِرب خاص :- ایسی نہر کہ جس میں کشتیاں نہ چلتی ہوں اور جس میں کشتیاں چلتی ہوں وہ شرب عام ہے یہ طرفین کے نزدیک ہے۔

امام ابویوسف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں :- طریق خاص یہ ہے کہ ایسی نہر ہو جس سے دو یا تین باغ سیراب کیے جائیں اور جو اس سے زائد ہو وہ طریق شربِ خاص ہے ۔

سوال : اذا اجتمع الشفعاء فالشفعة بينهم علی عدد رؤوسھم الخ
نفس مسئلہ کی وضاحت کریں مع اختلاف ذکر کریں ۔؟
جواب :- امام شافعی کے نزدیک :- جب بہت سارے شفیع جمع ہو جائیں تو شفعہ انکے درمیان حصوں کے مطابق ہوگا ۔
دلیل :- شفعہ ملکیت کے منافعوں میں سے ہے ۔

احناف کے نزدیک :- شفعہ انکے درمیان عدد رؤوس کے مطابق ہوگا ملکیت کے مختلف ہونے کا اعتبار نہیں ہوگا ۔
دلیل :- شفعہ کا سبب اتصالِ ملک ہے اور اتصالِ ملک ان میں سے ہر کے لیے کامل ہے لہٰذا شفعہ عدد رؤوس کے لحاظ سے ہوگا ۔

سوال :- طلب شفعہ کی کتنی اقسام ہیں نیز طلب مواثبت کی تعریف کریں بیع کی خبر کے پہنچنے کے بعد اگر کوئی الحمد للہ ، سبحان اللہ ، لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے تو کیا مذکورہ صورتوں میں شفعہ باطل ہوگا یا نہیں تفصیل تحریر فرمائیں ؟
جواب :- شفیع کو بیع کا علم ہوا اسکے لئے ضروری ہے کہ مجلس علم میں گواہ بنالے مطالبہ پر کہ میں اس گھر کو بطور شفعہ کے طلب کرتا ہوں ۔
طلب کی تین اقسام ہیں
(1) طلب مواثبت (2) طلب اشتہاد و تقریر (3) طلب خصومت ۔
طلب مواثبت یہ ہے کہ جیسے ہی شفیع کو جائداد کے فروخت ہونے کا علم ہو فوراً اُسی وقت یہ ظاہر کر دے کہ میں طالبِ شفعہ ہوں ۔

اگر بیع کی خبر پہنچنے کے بعد الحمدللہ کہا یا سبحان اللہ یا
لا حول ولا قوۃ الاباللہ کہا تو شفعہ باطل نہیں ہوگا کیونکہ
ان تینوں صورتوں میں کوئی ایسی شے نہیں جو اعراض پر دلالت کرے۔
اور اسی طرح اگر وہ یوں سوال کرے کہ کس نے خریدا اور کتنے میں بیچا گیا تو بھی شفعہ باطل نہیں ہوگا کیونکہ بندہ بعض اوقات کسی ایک ثمن سے راضی ہوتا ہے اور ایک سے نہیں ۔

سوال :- طلبِ اشہاد کا طریقہ بیان کریں ۔؟
جواب :- طلب مواثبت کے بعد شفیع مجلس سے اٹھے اور وہ بائع پر گواہ بنائے اگر مبیع اسکے قبضہ میں ہے یا پھر مشتری پر گواہ بنائے اگرچہ اس کے لیے ابھی تک قبضہ نہیں ہے مگر وہ مالک ہے یا پھر جائیداد یعنی جس پر شفعہ دائر کر رہا ہے اس پہ گواہ بنائے تو جب شفیع ان میں سے ایک کام کرلے گا تو اب اس کا شفعہ پختہ ہوجائے گا ۔

سوال :- اگر شفیع اور مشتری کا ثمن میں اختلاف ہو تو کس کا قول معتبر ہوگا ۔؟
جواب :- شفیع اور مشتری کا ثمن میں اختلاف ہو تو مشتری کا قول معتبر ہوگا کیونکہ شفیع استحقاق دار کا مدعی ہے اور مشتری منکر ہے اور قولِ منکر مع الیمین قابل قبول ہے۔
اور باہم حلف نہیں اٹھائیں گے کہ تحالف تب ہوتا ہے جب انکار دونوں کی جانب سے ہو اور یہاں پر انکار جانب واحد سے ہے کیونکہ شفیع استحقاق دار کا مدعی ہے اور مشتری منکر ہے۔

کتاب الرہن

سوال :- رہن کن چیزوں سے منعقد ہوتا ہے ۔؟
جواب :- عقدِ رہن ایجاب و قبول سے منعقد ہوتا ہے ۔

سوال :- عقدِ رھن کے مکمل ہونے کی شرائط تحریر کریں ۔ ؟
جواب :- عقدِ رھن کے مکمل ہونے کی تین شرائط ہیں ۔
1 ۔ مرھونہ چیز اکھٹی ہو متفرق نہ ہو ۔ 2 ۔ مرھونہ چیز حقِ راہن کے ساتھ مشغول نہ ہو 3 ۔ متمیز ہو یعنی مشاع نہ ہو ۔

سوال :- اگر مرھونہ چیز ہلاک ہوجائے تو کونسی قیمت کا اعتبار ہوگا ۔؟
جواب :- مرھون کی قیمت اس روز کی معتبر ہے جس دن رہن رکھا ہے یعنی جس دن مرتہن کا قبضہ ہوا ہے جس دن ہلاک ہوا اُس دن کی قیمت کا اعتبار نہیں یعنی رہن رکھنے کے بعد چیز کی قیمت گھٹ بڑھ گئی اس کا اعتبار نہیں ۔

سوال :- مرتہن کس صورت میں ضمان دے گا ۔ ؟
جواب :- مرتہن نے اگر مرھون میں کوئی ایسا فعل کیا جس کی وجہ سے وہ چیز ہلاک ہو گئی یا اُس میں نقصان پیدا ہو گیا تو ضامن ہے یعنی اس کا تاوان دینا ہوگا ۔

سوال :- مرتہن کے لیے مرہونہ چیز کی حفاظت کا حکم بیان کریں ۔؟
جواب :- مرتہن کے ذمہ مرہونہ چیز کی حفاظت لازم ہے
اور یہاں حفاظت کا وہی حکم ہے جس کا بیان ودیعت میں گزرا یعنی خود حفاظت کرے یا اپنے اہل و عیال کی حفاظت میں دے دے یہاں عیال سے مراد وہ لوگ ہیں جو اس کے ساتھ رہتے سہتے ہوں جیسے بی بی ، بچے ، خادم وغیرہ ۔

سوال :- مرھونہ چیز کے مصارف کس کے ذمّے ہوں گے ۔ ؟
جواب :- مرہونہ چیز کی حفاظت میں جو کچھ صرف ہوگا وہ سب مرتہن کے ذمہ ہے کہ حفاظت خود اُسی کے ذمہ ہے لہذا جس مکان میں مرہونہ چیز کو رکھا گیا اُس کا کرایہ اور حفاظت کرنے والے کی تنخواہ مرتہن اپنے پاس سے خرچ کرے اور اگر مرہونہ چیز کی بقا ، یا اُس کے مصالح میں جو خرچہ ہو وہ راہن کے ذمہ ہے۔

ذوقِ مطالعہ

شارح بخاری مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ حضور صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی قدس سرہ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ میں نے شامی اور عالمگیری کا پانچ بار مطالعہ کیا ہے اور کنز کی شروح بحر الرائق، نھر الفائق، تبیین الحقائق کا دو بار اور ہدایہ اور اس کی تمام شروح بشمول بنایہ ایک بار اور ان کے علاوہ پچاس کتبِ فقہ کا مکمل بغور مطالعہ کیا ہے۔ یہ کتابیں مختصر سی نہیں بلکہ ان میں صرف مبسوطِ امام سرخسی کی تیس جلدیں ہیں۔

(مقالات شارح بخاری ج ۳ ص : ۴۲۵)

بروز ہفتہ 20 جنوری 2024 نیاز رضا عطاری 03132563602